

## نشر الطیب میں حدیث تخلیق نور اول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت

۱۔ نشر الطیب میں حدیث صحیح ہے یا ضعیف؟..... تھانوی نے دعویٰ کیا کہ ”صحیح روایات سے“ نشر الطیب لکھی ہے (ص ۱)۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ اس کتاب کی تو پہلی روایت ہی ضعیف ہے۔۔۔۔۔ اب آپ اس روایت کی سند بھی پیش کریں اور پھر اس سند کا ضعیف ہونا بھی ثابت کریں کہ کس جگہ کونسا ضعف پایا جاتا ہے؟

۲۔ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو روح کہنا حقیقت ہے یا مجاز؟..... مجاز اس نور پاک کو روح سے تعبیر کیا گیا، کیونکہ حقیقی روح تو اس وقت پھونکی جاتی ہے جب بچہ ماں کے پیٹ میں ۱۲۰ دن (۴۰ دن + ۴۰ دن + ۴۰ دن) گزار لیتا ہے تو

روح پھونکی جاتی ہے (عن عبد اللہ بن مسعود قال: حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو الصادق المصدوق: "إن أحدکم یجمع خلقه فی بطن أمه أربعین یوما ثم یموت فی ذلک علقہ مثل ذلک ثم یموت فی ذلک مضغہ مثل ذلک ثم یرسل المملک فینفخ فیہ الروح۔ مشکوٰۃ، باب ایمان باقدر، فصل اول، حدیث ۴، متفق علیہ)۔ تو جو نور آدم علیہ السلام کی پیشانی میں دیکھا گیا، جو نور پہلے حضرت عبدالمطلب اور پھر حضرت عبداللہ کی پیشانی میں دیکھا گیا (نشر الطیب، ص ۲۰-۲۱) تو وہ نور روح کیونکر ہو سکتا ہے؟ یقیناً نور پاک کو روح پاک کہنے والوں نے یا تو نور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مجازاً روح سے تعبیر کیا، یا پھر ان سے خطا ہوئی اور ان کی توجہ ۱۲۰ دن والی اس روایت کی طرف نہ گئی ورنہ وہ یہ قول کیسے کر سکتے تھے؟۔

۳۔ تھانوی جی صرف نور صفت (نور ہدایت) مانتے ہیں؟..... جب آپ دیوبندی بھی اس نور کو روح مانتے ہیں تو آپ نے (صفت پاک کے علاوہ) روح پاک کو بھی نور مان لیا تو جناب کا یہ کہنا کیسے درست ہوگا کہ ہم تو صفت کو ہی نور مانتے ہیں، کیا روح آپ لوگوں کے نزدیک صفت ہے؟

۴۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت نور ہدایت بھی نہیں مانتے۔ کیا آپ ہی کے علماء نہیں کہا کرتے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نور ہدایت ہوتا تو اپنے چچا ابوطالب کو نور ہدایت نہ دے دیتے؟

۵۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی ہمارے بزرگ اور ہمارے ہموا ہیں۔ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو نور ہدایت بھی مانتے ہیں اور بدن پاک کو بھی نور مانتے ہیں۔ آپ مدارج النبوة (۱: ۱۰۹-۱۱۰) میں فرماتے ہیں:

<p>آپ ﷺ سر کی چوٹی سے لے کر قدم تک سارے کے سارے نور تھے ایسے کہ حیرت زدہ آنکھ آپ کے بائمال جمال کو دیکھ کر چندھیا جاتی، آپ چاند اور سورج کی طرح چمکدار اور روشن تھے، اگر بشریت کا لباس نہ پہنا ہوتا تو کسی کو آپ ﷺ کی طرف دیکھنے اور آپ کے حسن کا ادراک کرنے کی طاقت نہ ہوتی۔</p>	<p>آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ حیرت در جمال بائمال وے خیرہ می شد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے، ہچ کس را مجال نظر و ادراک حسن او ممکن نبودے۔</p>
---	---

کیا صفاتی نور (نور ہدایت) کو دیکھنے پر بھی آنکھیں خیرہ ہوا کرتی ہیں اور دیکھنے کی طاقت کا سوال پیدا ہو سکتا ہے؟

۵۔ مصنف عبدالرزاق کے جز مفقود کا ناشر مجرم نہیں ہے (وہ تو **بلغوا عنی ولو آية** پر عمل پیرا ہے)۔ ہاں البتہ مصنف عبدالرزاق کے دستیاب مخطوطوں سے سرکار ﷺ کی شان و فضیلت کی روایات کے اوراق پھاڑ کر غائب و ضائع کر کے ناقص کتاب شائع کرنے والا مجرم ہے اور کتمان حق کا مرتکب ہے؟ مصنف عبدالرزاق کے اوراق پھاڑنے والا وہی فرقہ ہے جو اُس میں مذکور فضیلت سرکار ﷺ کا منکر ہے۔ جز مفقود کی اشاعت سے انہیں ویسی ہی تکلیف پہنچی ہے جیسی انجیل برنباس کی بازیابی و اشاعت سے عیسائیوں کو تکلیف پہنچی تھی۔ انجیل برنباس اور جز مفقود کی بازیافت سے آپ کو تکلیف کیوں ہوئی؟

۷۔ (بشرمانے) کے متعلق نہیں بلکہ (بشر کہنے) کے متعلق حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر خزانہ العرفان میں (سورۃ البقرہ: ۹۰ کے تحت) ماضی کا تاریخی حکم ملت کے ساتھ مذکور ہے کہ:

مسئلہ۔ کسی کو **بشر کہنے** میں اُس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے۔ اسی لئے (یعنی فضائل و کمالات کے انکار کے پہلوئے قرآن میں جا بجا انبیائے کرام کو (فضائل و کمالات کے انکار کے پہلوئے) **بشر کہنے** والوں کو کافر فرمایا گیا۔ اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کنار کا دستور ہے۔

یہی مضمون تھانوی جی نے نشر الطیب، ص ۲۶۹ میں لکھا ہے کہ:

**آپ کی تحقیق کر کے دوسرے بشر پر آپ کو قیاس کرنا کفر یا بدعت ہے۔**

مذکورہ دونوں عبارتوں میں علت میں اور حکم میں کونسا فرق ہے؟

دیوبندیوں نے تھانوی کی نشر الطیب کی پہلی ہی حدیث کو غلط مان کر کان پکڑ لئے  
 سعیدی اور دیگر سنیوں کے آنے پر آپ کے باطل فورم میں بین BAN شروع ہو جاتا ہے۔ ڈبل آئی  
 ڈی کا غیر معقول اعتراض لگا کر بین لگ جاتا ہے۔ بغرض تسلیم، دو یا تین ناموں کی وجہ سے کسی پر بین لگانے میں  
 آخر کیا معقولیت ہے؟ بہر حال بین لگنے کے بعد وہ آپ کے فورم میں داخل نہیں ہو پاتے تو پھر اُن کو بھگوڑے کہہ  
 دیا جاتا ہے، وہ بھگوڑے نہیں ہیں بلکہ اُن پر تم نے اپنی ”بوائے باریاں“ doors and windows بند  
 کر رکھی ہیں۔ رضا کے سامنے کی تاب کس میں فلک و اُرس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

۱۔ دیوبندی جی! تم نے اشرف علی تھانوی کی نشر الطیب کی پہلی حدیث کو ہی بے سند اور بے بنیاد مان کر تھانوی کو  
 جھوٹ کا پھیلائے والا ظاہر کیا یا نہیں؟

۲۔ تھانوی نے اول نور کو اول روح کہا ہے، وہ خلافِ احادیث ہے یا نہیں؟

۳۔ سرفراز صفدر نے اول ماخلق اللہ روحی کو حدیث بتایا ہے، اس کی سند ہے یا یہ بھی بے سند ہے؟

۴۔ سرفراز نے کہا کہ اول نور کو اول روح کہنا شیعہ کا موقف ہے، کیا جناب متفق ہیں؟

۵۔ کیا تھانوی نے اسی کتاب میں نبی پاک ﷺ کے بشری جسم مبارک سے حسی نورانیت کے ظہور کا ذکر نہیں کیا؟

(مثلاً: آپ ﷺ نے لوتے تو دانتوں سے نور نکلتا، ص ۱۵۶۔ آپ ﷺ نہ ہستے تو دیواریں روشن ہو جاتیں، ص ۱۶۰)

۶۔ کیا تھانوی نے اسی کتاب میں دوسرے بشروں پر آپ کی بشریت کو قیاس کر کے آپ کی شان گھٹانے کو کفر

و بدعت قرار نہیں دیا؟

۷۔ کیا مصنف عبدالرزاق کامل چھاپی گئی تھی یا ناقص؟ اگر ناقص و نامکمل چھپی تھی تو اس نامکمل میں حدیث جابر کے

نہ ملنے سے حدیث جابر کا عدم ثبوت کیسے لازم آیا؟..... اگر کہو کامل چھپی تھی تو یہ جھوٹ ہے کہونکہ ناشر نے خود ہی

اسے ناقص و نامکمل تسلیم کیا تھا۔

۸۔ امین صفدر نے مطبوعہ مصنف عبدالرزاق میں حدیث جابر نہ ملنے پر منکرین حدیث نور کو غیر مقلد بتایا تھا،

کیوں؟



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قُلْ تَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ  
الْقُدُّوسُ ۝ ذُو الْجَلَالِ  
وَالْإِكْرَامِ ۝

نَشْءُ الطَّيِّبِ  
الْمُحَمَّدِيِّ  
فِي  
الْحَضْرَةِ النَّبِيِّ  
الْمُحَمَّدِيِّ

تاج کمپنی لمیٹڈ پبلسٹس  
۲۵۲ لاہور  
۵۳۰ کراچی



نَشْرُ الطَّيِّبِ

فِي

ذِكْرِ النَّبِيِّ الْحَبِيبِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ + الَّذِي مَنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ - إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ  
أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ الْحِكْمَةَ وَلَنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ

لَهُ ضَالِّينَ

اَنَا بَعْدَ بِرُكْنِهِ رَحْمَتِ غَفَّارٍ وَتَشْنُّهُ شَفَاعَتِ سَيِّدِ الْبَرِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَطْمَازُ وَأَصْحَابُهُ الْكِبَارُ - عاشقانِ نبی مختار و مہمانِ حبیب پروردگار کی خدمت میں عرضِ سا

ہے کہ ایک مدت سے بہت سے احباب کی فرمائش تھی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے کچھ حالات قبل نبوت و بعد نبوت کے صحیح روایات سے تحریر کئے جاویں کہ اگر کوئی تتبع

سنت بخلاف طریق اہل بدعت بغرض از دیا و محبت آپ کے ذکر مبارک سے شوق و  
رغبت کرے تو وہ اس مجموعہ کو اطمینان سے پڑھ سکے۔ پھر ان دنوں اتفاق سے پیہم چند  
دیندار دوستوں کے خطوط اسی استدعا میں آئے جن میں مجموعاً اس غرض کی اس طرح

عہ بالخصوص ائمہ سے جناب حافظ روح اللہ خاں صاحب کا اور لکھنؤ سے حافظ عبد الحکیم خاں صاحب کا اور  
الہ آباد سے مولوی مسیح الدین صاحب کا ۱۲ منہ



يَا رَيْبَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ هَمَّنْ تَرَانَتْ بِدِ الْعَصْرِ

سے پروردگار ابد الابد تک درود اور سلام بھیجیو اپنے حبیب پر جن سے زمانوں کی زینت ہو گئی

چوتھی فصل آپ کے نور مبارک کے بعض آثار

کے ظاہر ہونے میں آپ کے والد ماجد و جد امجد میں

پہلی روایت حافظ ابوسعید نیشاپوری ابی بکر بن ابی مریم سے اور انہوں نے سعید

بن عمرو انصاری سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے کعب الاحبار سے

ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جب عبد المطلب میں منتقل

ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ آنکھ میں سرور لگا ہوا ہے

سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب ہے۔ ان کو سخت حیرت ہوئی

کہ کچھ معلوم نہیں یہ کس نے کیا ہے ان کے والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کاہن ان قریش کے

پاس لے گئے اور سارا واقعہ بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ معلوم کر لو کہ رب السموات

نے اس نوجوان کو نکاح کا حکم فرمایا ہے چنانچہ انہوں نے اول قیلہ سے نکاح کیا اور

ان کی وفات کے بعد فاطمہ سے نکاح کیا اور وہ عبد اللہ آپ کے والد ماجد کے

ساتھ حاملہ ہو گئیں اور عبد المطلب کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا اور جب قریش میں قحط ہوتا تھا

تو عبد المطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل ثبیر کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعہ حق تعالیٰ

کے ساتھ تقرب ڈھونڈتے اور بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ بربکت نور محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کے باران عظیم رحمت فرماتے الخ کذا فی المواہب۔

دوسری روایت ابو نعیم اور خراطی اور ابن عساکر نے طریق عطا سے ابن عباس



سے روایت کیا ہے کہ جب عبد المطلب اپنے فرزند عبد اللہ کو نکاح کرنے کی غرض سے لیکر چلے تو ایک کاہنہ پرگز رہے جو یہودی ہو گئی تھی اور کتب سابقہ پڑھی ہوئی تھی اس کو فاطمہ ختمیہ کہتے تھے اس نے عبد اللہ کے چہرہ میں نور نبوت دیکھا تو عبد اللہ کو اپنی طرف بلایا مگر عبد اللہ نے انکار کر دیا۔ کذا فی المواہب۔

تیسری روایت جب ابرہہ بادشاہ اصحاب فیل خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کو مکہ پر چڑھ آیا عبد المطلب چند آدمی قریش کے ساتھ لیکر جبل ثبیر پر چڑھے اس وقت نور مبارک عبد المطلب کی پیشانی میں گول بطور ہلال کے نمود ہو کر خوب درخشاں ہوا یہاں تک کہ شمع اس کی خانہ کعبہ پر پڑی۔ عبد المطلب نے یہ بات دیکھ کر قریش سے کہا کہ پھر حلویہ نور اس طرح میری پیشانی میں جو چمکے یہ دلیل ہو اس بات کی کہ ہم لوگ نجا رہیں گے۔ اور عبد المطلب کے اونٹ ابرہہ کے لشکر کے لوگ پکڑے گئے اور عبد المطلب ان کے چھڑانے کو ابرہہ کے پاس گئے ان کی صورت دیکھتے ہی اس نے بایں جہت کہ عظمت اور مہابت نور شریف کی ان کے چہرے سے نمایاں تھی انکی نہایت تعظیم کی اور سخت سے اتر بیٹھا اور ان کو اپنی برابر بٹھلا لیا۔ بالجملہ ایسی عظمت نور مبارک کی تھی کہ سبب اس کے بادشاہ ہدیت میں آجاتے اور تعظیم و تکریم کرتے کذا فی تواریخ حبیب اللہ مولانا غایت احمدؒ۔

### مِنَ الرُّوضِ

مَا فَيْدُ الْاَلِهَمَّا قَدْ سَمِعَ عَظَمًا      اَوْ سَيِّدُ الْخَوْفِ فِعْلُ الْخَيْرِ مُبْتَدَأُ  
آپ کے سلسلہ میں نبی ہی بڑے ہیں عظمت میں شان رکھتے ہیں      یا ایہے درویش کہ محل خیر کی طرف سبقت کر رہے ہیں



يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
 عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
 ودرمانده و غیرہ ہو جاتی ہے اور اس کی پوری حقیقت  
 دریافت نہیں کر سکتی اسی لئے بعض امور میں گویہ جنت  
 ہو جاتی ہے جیسا کہ اوپر کے شعر کی شرح میں معلوم ہوا (عطر اللہ)

### فصل تیسویں آپ کے بعض لوازم عبدیت کے

بیان میں جو کہ آپ کے مراتب علیا سے ہے

جاننا چاہئے کہ آپ کے تمام کمالات کا مدار دو وصف پر ہے عبدیت و رست  
 جن پر جا بجا آیات و احادیث میں تنقیص کی گئی ہے اور نمازیں جو تشہد تعلیم کیا  
 گیا ہے اس میں بھی دونوں کو جمع فرمادیا گیا ہے اور جیسا کمالات رسالت سے  
 نعوذ باللہ آپ کی تنقیص کر کے دوسرے بشر پر آپ کو قیاس کرنا کفر یا بدعت ہے  
 جس کے رد کے لئے اس سے اوپر کی فصل منعقد کی گئی ہے اسی طرح کمالات  
 عبدیت سے آپ کو تجاوز قرار دے کر الہ حق کے خواص سے متصف جاننا یا کسی امر  
 منفی منتفی فی النص کو مثبت ماننا بھی شرک یا معصیت ہے یہ فصل اس کی اصلاح  
 کے لئے لکھی جاتی ہے نمونہ کے لئے چند روایات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

پہلی روایت۔ حضرت عمر رضی عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا مت بڑھا دو جیسا انصاری نے (حضرت) عیسیٰ ابن  
 مریم (علیہما السلام) کو بڑھا دیا کہ خواص الوہیت کو ان کے لئے ثابت کرنے  
 لگے میں تو اللہ کا بندہ ہوں (مجھ میں الوہیت کی کوئی بات نہیں) سو تم (مجھ کو)  
 اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو (الوہیت کو ثابت مت کرو) روایت  
 کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔



